# ملکی استحکام کے لئے فتنہ وفساد کی ممانعت
# قرآن وسیرت طیبہ کی روشنی میں

**پروفیسر مسز فرزانہ فرخ**

ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ، شعبہء اسلامیات ڈی۔ ایچ۔ اے کراچی

ہمارے آباء واجداد نے یہ وطن عزیز پاکستان کیا اس لئے حاصل کیا تھا کہ ان کی اولادیں خوف وبے سکونی کا شکار ہوں؟ یہاں کے شہری جان ومال اور عزت وآبرو کے عدم تحفظ کا شکار ہوں والدین اور بزرگوں کا جہاد اور ہجرت جو کہ ایک ایسے ملک کے حصول کیلئے کی گئی تھی جہاں آزادی اور امن وسکون ہو بزرگوں کا خون اور بیشمار قربانیاں کیا رائیگاں ہوگئیں؟ کہیں ہم آزادی جیسی انمول نعمت سے محروم نہ کردیئے جائیں لہذا ملکی استحکام کیلئے فتنہ وفساد کا سد باب ضروری ہے۔

فتنہ کیا ہے؟ لغوی معنی: فتنہ ف، ت، ن مادے سے ہے امام راغب نے اس کے کئی معنی لکھے ہیں فتن کے لغوی معنی سونے کو آگ میں ڈالنے کے ہیں تا کہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہو جائے اس لحاظ سے یہ لفظ کسی انسان کو آگ میں ڈالنے کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے دوسرے معنی میں آفت یا وہ چیز جو عذاب کا باعث بنتی ہے۔ [1]

لغوی اعتبار سے فتنہ پاپولر آکسفورڈ پریکٹیکل ڈکشنری کے مطابق Mischief, Seduction, Temptation, Pest, Polythism کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ [2]

قاموس الفاظ میں یہی لفظ Trial, Probation, Affiction کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ [3]

المنجد میں آزمائش، گمراہی وکفر، رسوائی، رنج، دیوانگی، عبرت، عذاب، مرض، مال و اولاد، اختلاف آراء، جنگ وجدال کا واقع ہونا ہے۔ [4]

بحوالہ فیروز اللغات، جھگڑا، فساد، ہنگامہ، بلوہ، بغاوت سرکشی، آزمائش، گمراہی، مال، اولاد، دیوانگی، نہایت شریر کے ہیں۔ ۵

ڈاکٹر محمد تقی الدین الہلالی اور ڈاکٹر محمد محسن خان نے قرآن پاک کے انگریزی ترجمے میں فساد کیلئے Mischief کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ۶

اصطلاحی معنی: ایک طرف تو فتنہ کا اطلاق ہر قسم کے امتحان اور آزمائش پر ہوتا ہے دوسری طرف قانون خصوصاً شرعی قانون سے بغاوت پر ہوتا ہے۔ اور خانہ جنگی کا تصور بھی آجاتا ہے۔ یہ بغاوت خانہ جنگی اور گروہی عصبیت کو جنم دیتی ہے اور اس کی وجہ سے مومن کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ ۷

موجودہ معاشرے میں فتنے کی بنیاد بننے والے چند سنگین جرائم چوری، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان، قتل وغارت گری اور دیگر اسٹریٹ کرائمز ہیں۔ یہ وہ سنگین جرائم ہیں جو انسان کے ذہنی سکون کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

**واللہ لا یحب الفساد. ۸**

اور اللہ تعالیٰ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

مادی وسائنسی علوم کی اندھا دھند تقلید وترقی اور مذہبی ومعاشرتی علوم کو نظر انداز کئے جانے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو انسان حیوانیت سے قریب اور انسانیت سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ حیوان صفت انسان جو کہ حصول زر، زمین اور زن کی ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس دوڑ میں وہ کتنے ہی لوگوں کے حقوق سلب کر لیتا ہے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے انسانی خون کی حرمت اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ وہ شیطانی قوتوں کا شکار ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کا غلام بن کر زندگی گزار دیتا ہے۔ اپنے مقصد حیات سے بے خبر نہ دوسروں کے لئے نفع بخش اور نہ ہی اپنی ذات کیلئے ایسے ہی لوگ ایک مجرم قوم کے وجود کا سبب بنتے ہیں۔

انتظام مملکت مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کیلئے اور مملکت کی بقاء سلامتی کے لئے

ضروری ہے کہ بیرونی دفاع کے ساتھ ساتھ فتنہ وفساد پھیلانے والے شر پسند عناصر کا بھی سد باب کیا جائے جو معصوم شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیل رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے فتنہ و فساد کو قتل سے زیادہ سنگین جرم قرار دیا ہے۔

**والفتنة اشد من القتل (۹)**

اور فتنہ پھیلانا قتل سے زیادہ شدید جرم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک انسان کا قتل تمام انسانیت کا خون بہانے کے برابر ہے جبکہ ایک انسانی جان کا تحفظ تمام انسانیت کو بچانے کے مترادف ہے۔

**والفتنه اکبر من القتل (۱۰)**

اور فتنہ (وفساد) قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

## اقسام فتنہ

۱۔ فتنہ اسلحہ کے زور پر: یہ فتنہ لاقانونیت کو جنم دیتا ہے۔ اگر کوئی فرد یا گروہ اپنے مجرمانہ عزائم کی تکمیل کے لئے اسلحے سے یا خودکش دھماکہ سے خون ناحق بہائے تو وہ اس فتنے کا مرتکب ہوتا ہے۔

۲۔ فتنہ عصبیت: انسان فطرتاً عصبیت پسند ہے یعنی حق و باطل کو پس پشت ڈال کر قومیت اور زبان کی بنیاد پر حمایت کرتا ہے۔ عصبیت کی جڑیں بہت گہری ہوتی ہیں۔ کسی مملکت کے لئے عصبیت زہر قاتل ہے۔

۳۔ فتنہ عریانیت وفحاشی: اہلِ نظر علماء نے عریانیت وفحاشی کو اس دور کا بدترین فتنہ قرار دیا ہے کیونکہ اس کا پہلا شکار نوجوان ہیں۔ جس قوم کی جوان نسل اس فتنہ کا شکار ہو جائے اس قوم کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا۔

۴۔ فتنہ مال: مال و دولت کی حرص اور اس کی نمود و مائش سے معاشرے میں دولت کا عدم توازن قائم ہوتا ہے۔ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہو جاتا ہے ایسے معاشرے میں ظلم جنم لیتا ہے۔

۵۔فتنہ سودی بینکاری یا طوقِ غلامی: سودی بینکاری معاشی فتنہ ہے۔رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے متعلق فرمایا:

سود کھانے والے سود کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہ پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور فرمایا یہ سب برابر ہیں۔

فتنہ کو قتل سے زیادہ شدید جرم کہا گیا ہے کیونکہ قتل کی شروعات ایک انسان سے ہوتی ہیں جبکہ فتنہ کی ایک قوم سے۔قتل اگر انسانوں کا نقصان ہے تو فتنہ اقوام کی تباہی و بربادی ہے اسکے بھیانک نتائج کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

**وقاتلو هم حتى لا تكون فتنة و يكون الدين الله. فان انتهوا فلا عدوان الا على الظلمين(۱۱)**

اور لڑتے رہو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ (وفساد) اور دین صرف اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو کسی پر سختی جائز نہیں مگر ظالموں پر۔

جہاد بالکفار کے علاوہ تین قسم کی لڑائی اور ہے۔۱) مرتدوں سے لڑائی ۲) باغیوں سے لڑائی ۳) ڈاکوؤں سے لڑائی۔(۱۲)

تخلیق آدم مسجود ملائکہ، لغزش آدم وحوا، قبولیت توبہ کے ساتھ ہی انسان کے لئے خالق کی طرف سے پیغام ہدایت کی خوشخبری دی گئی۔

**قلنا اهبطوا منها جميعا فاما يا تينكم منى هدى فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ط (۱۳)**

ہم نے حکم دیا چلے جاؤ اس جنت سے سب پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی اسے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

تخلیق انسان کے ساتھ ہی مقصد حیات کا تعین کر دیا گیا۔

**انا خلقنا الا نسان من نطفة امشاج نبتليه فجعلنه سميعا بصيرا O(۱۴)**

بلا شبہ ہم ہی نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا فرمایا تا کہ ہم اس کو آزمائیں پس ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنا دیا۔

انسان میں صلاحیت حصول علم اور سماعت و بصارت یعنی غور وفکر کی صلاحیتیں عطا فرما کر اللہ نے اسے دنیا میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ نائب الٰہی کی حیثیت سے انسان اس دنیا میں اشرف المخلوقات قرار پایا۔

اولین فتنہ وفساد: انسان میں خیر و شر کی قوتیں ازل سے موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا یہ دنیا کا پہلا قتل تھا۔

انسان کے غور وفکر کی صلاحیتیں اسے انجام عمل سے باخبر کر دیتی ہیں۔ فتنہ وفساد اور افسوس و پچھتاوے سے بچالیتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو غور وفکر نہیں کرتے فرمایا:

وہ جانور ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر۔

ایک طرف قابیل کی ناعاقبت اندیشی ہے کہ غور وفکر کی صلاحیتیں مفقود ہو گئیں اور بہ سبب اشتعال قتل عمد کا مرتکب ہوا دوسری طرف دنیا کا پہلا مقتول ہابیل ہے کہ اہل بصیرت ہے، نتائج پر نظر ہے۔

اپنے قاتل قابیل کی اشتعال انگیزی اور قاتلانہ عزائم کے باوجود اسکے خلاف ہاتھ اٹھانے سے پرہیز کیا۔ اسکی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ اپنے قاتل کے مقابلے میں بزدل اور کمزور تھا، نہیں بلکہ پروردگار عالم کا خوف تھا۔ وہ خوف خدا جو انسان کو ہر قسم کے ظلم وزیادتی سے روکتا ہے اور انتہائی پرآشوب حالات میں بھی اسکے دماغی توازن کو برقرار رکھنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے اور مسلمان کے دامن کو ظلم وستم سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

دنیا کے مادی خزانہ میں انسانی جان سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ انسانی جان کی حرمت کا حکم مکہ ہی میں نازل ہو چکا تھا جبکہ حدود و تعزیرات کے اکثر قوانین ہجرت مدینہ کے چند برس بعد نازل ہوئے۔

**ولا تقتلو النفس التی حرم اللہ الا بالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه سلطانا فلا یسرف فی القتل انه کان منصورا(۱۵)**

ترجمہ: خدا نے جس جان کو حرام کیا ہے اس کو ناحق نہ مارو اور جو ناحق مارا جائے اس کے وارث کو ہم نے اختیار دیا چاہیئے کہ وہ قصاص میں زیادتی نہ کرے، اس کی مدد کی جائے۔

قتل انسانی کا ذکر قرآن مجید میں سنگین الفاظ میں کیا گیا ہے۔

**من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا و من احیاھا فکانما احیاء الناس جمیعا.(۱٦)**

ترجمہ: جس نے کسی انسان کو ناحق (بلا قصاص) قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے بچا لیا کسی جان کو تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا۔

قتل مومن کی وعید اس سے بھی زیادہ شدید ہے۔

**ومن یقتل مومنا متعمد افجز آء ہ جھنم خالد افیھا و غضب اللہ علیه العنه و اعد له عذابا عظیما.(۱۷)**

ترجمہ: اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکی سزا جہنم ہے وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوگا اور اس کی لعنت ہے

اور اللہ نے اسکے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مملکت اسلامیہ کے گوشہ گوشہ میں امن قائم کرنے کیلیے راستوں کو محفوظ بنانے اور فتنہ و فساد کی جڑ کاٹنے کا حکم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول محمد ﷺ نے دیا ہے جو اس حکم کی خلاف ورزی کرکے قتل وغارت گری کرتا ہے وہ بغاوت دین کا مرتکب ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے مملکت اسلامیہ کے کسی باشندے پر خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی دست درازی کرنے کو اللہ اور اسکے رسول کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔

**انما جز آ والذین یحا ربون اللّٰہ ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلو آ او یصلبو آ او تقطع ایدیهم و ارجلهم من خلاف او ینفو امن الارض ط ذلک لهم خزی فی الدنیا ولهم فی الاخرة عذاب عظیمO(۱۸)**

ترجمہ: بلاشبہ ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں چن چن کر قتل کیا جائے یا سولی دی جائے یا انکے ہاتھ اور پاؤں مختلف اطراف سے کاٹے جائیں یا جلاوطن کردیئے جائیں یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

محاربین جن کی سزاؤں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ فقہاء کرام کے نزدیک محارب دو ہیں۔

۱) وہ بندوق، تلوار، نیزہ وغیرہ سے مسلح ہوں، ۲) آبادی سے باہر راستہ یا صحرا وغیرہ میں رہزنی اور ڈاکہ کا ارتکاب کریں لیکن امام شافعی اور اوزاعی کے نزدیک شہر میں ڈاکہ ڈالنے والے بھی محارب کہلائیں گے اور ان ہی سزاؤں کے مستحق ہوں گے۔

**ایحسب الانسان ان یترک صدی. (۱۹)**

ترجمہ: کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔

لغت عرب میں مہمل ''وہ اونٹ ہے جو چرواہے کے بغیر ہی چرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے، یعنی ایسی چیز جسے کوئی اہمیت نہ دی جائے''۔

اللہ کی نظر میں انسان غیر اہم نہیں ہے بلکہ اسے اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے۔ گوناگوں صلاحیتیں بخش دی گئی ہیں اسے مہمل اور بیکار سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ اسکی ہدایت ورہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر، انبیاء ورسل کی شکل میں مبعوث کئے گئے اسطرح اسے ضابطہ حیات دے دیا گیا۔

**انا هدينه السبيل اما شاكرا و اما كفوراO.(۲۰)**

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے راستہ کی ہدایت دی اب چاہے شکر گزار بنے چاہے احسان فراموش۔

محمد ﷺ نے فتنہ وفساد پھیلانے والے کبیرہ گناہوں مثلاً قتل ناحق، چوری، ڈاکہ، زنا کی شدید مذمت فرمائی ہے۔ فرمایا:

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
مسلمان کو گالی دینا فسق اور لڑنا کفر ہے۔
ہر مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے پر حرام ہے۔
میرے بعد پلٹ کر کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔
روز قیامت لوگوں کے سامنے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ سنایا جائے گا۔

ہر انسان انفرادی طور پر اپنی ودیعت کردہ فطری صلاحیتوں اور ہدایت کے ذریعے فتنہ وفساد کا سدباب کرنے میں معاون ومددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

**كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكرO(۲۱)**

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں (اے مسلمانوں) بنادیا بہترین امت تاکہ تم گواہ بنو لوگوں پر اور رسول (محمد ﷺ) تم پر گواہ ہو۔

فتنہ وفساد کے سدباب کا انفرادی طور پر ہر مسلمان ذمہ دار ہے۔ جیسا کہ محمد ﷺ نے فرمایا:

> جب تم کسی برائی کو دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو اگر ایسا نہ کر سکو تو اسے زبان سے روکو اور اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو اسے دل سے برا جانو اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

رسول محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اگر چہ آپ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا لیکن علماء کرام سے متعلق فرمایا:

**قال رسول اللہ ﷺ: العلماء وارث الا انبیاء**

ترجمہ: علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

علماء کرام پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ انکا مرتبہ ومقام اور وسیع حلقہ اس ذمہ داری کو احسن طور پر انجام دینے میں معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نیز الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا اس سلسلہ میں کلیدی کردار انجام دے سکتے ہیں۔ محکمہ پولیس، حکومتی اداروں میں وہ موثر ترین ادارہ ہے جو نفاذ قانون اور امن وامان قائم کرنے میں مرکزی کردار انجام دے سکتا ہے اور عوام اور انتظامی حکومتی اداروں کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے۔

عرب میں اسلام سے پہلے بھی قتل وقصاص کے کچھ قوانین موجود تھے، یہود جو اس ملک میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے، تورات کے حدود وتعزیرات کا مجموعہ ان کے پاس بھی موجود تھا۔ محمد ﷺ مدینہ پہنچنے کے ساتھ ہی یہود نے مقدمات کے فیصلے کے لئے بارگاہِ نبوت کی طرف رجوع کیا۔ آپؐ ان کے مقدمات عموماً تورات کے احکام کے مطابق فیصل کر دیتے تھے۔ عرب میں ایک شخص کا قتل صدہا قبائل کی خانہ جنگی کا سلسلہ چھیڑ دیتا تھا اس لئے غزوہ بدر کے بعد قصاص کا حکم نازل ہوا۔

۶ھ تک رہزنوں کے لئے کوئی حد مقرر نہ تھی ۶ھ میں عکل وعرینہ کے قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ آکر مسلمان ہوئے۔ یہاں کی آب وہوا ان کو راس نہ آئی۔ آنحضرت ﷺ نے شہر سے

باہر چراگاہ میں ان کو قیام کی اجازت دی۔ ایک موقع پر رہزنوں نے مسلمان چرواہوں کو طرح طرح سے عذاب دے کر بڑی بے رحمی سے مارڈالا اور مویشی لوٹ کر لے گئے۔ وہ گرفتار ہو کر آئے، آنحضرت ﷺ نے بھی ان کو اسی طرح عذاب کے ساتھ قتل کا حکم دیا۔ (۲۲)

تاریخ اسلام کے ابتدائی دور کی بڑی بڑی جنگیں (جن میں اجماع کی پیروی سے ہٹ کر گروہوں اور فرقوں کی عصبیت کا فرما ہوئی) وہ بھی فتنہ کہلاتی ہیں۔

بعض مؤرخین نے جنگ صفین کو ''فتنہ عظیم'' قرار دیا ہے کیونکہ اس نے صحابہ کرامؓ کے ایک بڑے گروہوں کو آزمائش وامتحان میں مبتلا کر دیا تھا۔ (۲۳)

آج جس قدر قتل ہو رہے ہیں، عموماً انکی وجہ فتنوں کے سوا کچھ نہیں، قومی عصبیت اور فرقہ پرستی کے باعث ہزاروں جانیں ختم ہو جاتی ہیں، قاتل کو مقتول کی خبر نہیں ہوتی نہ مقتول کو قاتل کا پتہ چلتا ہے، دوسرے فرقہ کا جو شخص ہاتھ لگا ختم کر ڈالا اور اس کے ختم کرنے کے لئے بس یہی دلیل کافی ہے کہ وہ قاتل کے فرقہ میں سے نہیں ہے۔ چند انسانوں کے نظریوں کی جنگ نے ایسے ایسے آلات جنگ تیار کر لئے ہیں کہ شہر کے شہر تھوڑی سی دیر میں فنا کے گھاٹ اتر جاتے ہیں، پھر تعجب اس پر ہوتا ہے کہ وہ اس بات کے بھی دعویدار ہیں کہ ہم امن چاہتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے عصبیت اور فرقہ وارانہ قتل وقتال کے بارے میں فرمایا:

**ومن قاتل تحت راية حمية يغضب بعصبية او يد بعصبية او ينصر عصبية فقتل فقلة جاهلية وفي رواية، ليس منامن دعا الى عصبية ، وليس منامن قاتل عصبية وليس منامن مات على عصبية**-(۲۴)

''جس نے ایسے جھنڈے کے نیچے جنگ کی جس کے حق یا باطل ہونے کا علم نہ ہو اور عصبیت کی ہی خاطر غصہ ہوتا ہو، اور عصبیت کے لئے ہی دعوت دیتا ہو اور عصبیت ہی کی مدد کرتا ہو تو اگر وہ مقتول ہو، تو جاہلیت کی موت قتل ہوا، دوسری روایت میں ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی دعوت دے اور عصبیت کے لئے جنگ کرے اور عصبیت پر مر جائے،

ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرنا۔'' (۲۵)

اسی طرح بہت سی احادیث میں آنے والے مصائب کی پیشن گوئی کی گئی ہے جس سے ملت تباہ ہو جائے گی ان مصائب سے مومن کو بچنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث میں آیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

قیامت سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی کی ساعتیں: ان فتنوں میں آدمی صبح کو ایمان دار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا۔

کھڑے ہوئے شخص سے بیٹھنے والا بہتر ہوگا اور (اس زمانے میں) دوڑنے والے سے چلنے والا بہتر ہوگا ماسوا ان لوگوں کے جنہیں علم کی قوت حاصل ہوگی۔'' (۲۶)

## حواشی وحوالہ جات


۱۔ دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب لاہور ۱۹۷۵ء، جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۴

۲۔ پاپولر آکسفورڈ پریکٹیکل ڈکشنری، صفحہ ۴۶۸/۴۶۱

۳۔ الدکتور عبداللہ عباس الندوی۔ قاموس الفاظ القرآن الکریم مکتبہ دارالاشاعت

۴۔ المنجد، تاریخ اشاعت جولائی ۱۹۷۵ اردو بازار کراچی، دارالاشاعت، صفحہ ۲۹۷

۵۔ مولوی فیروزالدین، فیروزاللغات، فیروزسنز لاہور ۱۹۹۷، صفحہ ۶۱۸

۶۔ Translation of The Noble Quran ڈاکٹر عمر تقی الدین/ڈاکٹر محمد محسن خان

۷۔ دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب، لاہور ۱۹۷۸ء جلد ۱۵، صفحہ ۱۶۴

۸۔ محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن جلد اول، ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور، صفحہ ۱۴۱

۹۔ ایضاً، صفحہ۱۳۳

۱۰۔ ایضاً، صفحہ ۱۴۸

۱۱۔ سورۂ بقرہ/۱۹۳ کی تشریح دیکھئے۔ ایضا، صفحہ۱۳۳/۱۳۴

۱۲۔ ازابوالحسن علی بن محمد ماوردی، الاحکام السلطانیہ، ص۱۰۱،

۱۳۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۹۳ دیکھئے تفسیر الازہری، ،ضیاء القرآن جلد اول، ضیاء القرآن، صفحہ۵۱

۱۴۔ سورۂ الدھر۲، دیکھئے: علامہ شبلی نعمانی جلد دوم سیرۃ النبی مکتبہ مدینہ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ، صفحہ۸۲

۱۵۔ بنی اسرائیل، محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن جلد اول، ضیاء القرآن پبلیکشنز گنج بخش روڈ لاہور، صفحہ۴۶۳

۱۶۔ سورۂ المائدہ، آیت ۳۲، ایضاً ص ۳۷۸

۱۷۔ سورۂ النساء، آیت ۹۳، دیکھئے ایضاً صفحہ۳۶۴

۱۸۔ سورۂ المائدہ، آیت ۳۳

۱۹۔ سورۂ القیمۃ، آیت ۳۶

۲۰۔ سورۂ الدھر، آیت ۳

۲۱۔ سورہ البقرہ، آیت ۱۴۳

۲۲۔ علامہ شبلی نعمانی سیرۃ النبی جلد دوم ۱۴۰۸ھ، صفحہ۸۳

۲۳۔ دائرۂ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب، لاہور ۱۹۷۸ء جلد ۱۵، صفحہ ۱۶۶

۲۴۔ مشکوٰۃ المصابح

۲۵۔ ایضاً بحوالہ: محمد عمران اشرف عثمانی فتنوں کا عروج اور قیامت کے آثار دارالاشاعت ۱۴۱۷، صفحہ۱۳۲/۱۳۳

۲۶۔ سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الفتن، صفحہ ۳۰۷